اینجانب

بیل نہ کودا - کودے گون
یہ تماشا دیکھے کون

حضرت دست ملعون جو ابھی اس بیسویں صدی میں ہوئے دشنا دون کی بدولت سب سنتوں سے اکیس رہا۔ گلکتہ بمبئی لاہور آبادی پنجی کے لنگوٹی کسیوں سے ہوئی بندوں میں سر کی دھوم دھام ہو گئی۔ چہری بند باتی۔ مجلد بند ہو گئے۔ بقرعید محرم میں دعیات کی خوشی رہی۔ نہ فسادات کا خوف رہا۔ بکرا دکر کی ایسی ڈر کر صبوری کہ اور گونگی رہی نشادیوں کی سنگت حوالات و کوتوالی تک رسائی ہو گئی۔ ان شہروں کی صبح کا افسوسناک نظارہ اور شام کی حسرتناک اداسی اور تاریک رات کی بھیانک تجسیم دیکھتے وہ ادھ چشم دیکھنے کے قابل تھی۔ بقرعید کی قربانی۔ اور محرم کی منت کی بے سدھے دبے منت سرفروشی نے سفلوں کا سلسلہ اٹھا کر دیوں ان اٹھا دے اور سر لال کر دے۔ گوگو کی فوج کے گودے گودے اچھوں کی روک تھام اور کالوں کے کالے کالے پاؤں کی دوڑ دھوپ نے فسادیوں۔ بلوائیوں کی ناک میں دم اور دم میں ناک کر دیا کہ ان بے غیرتوں کی شرم و حیا بازاری کسبیوں کی شرم و حیا ہو گئی کر دم اٹھا بھاگ کے الگ کھڑی ہو گئی تھی۔

دیکھیں ایک ہوئی کر شاہی عہد کے عہدی پہ چڑھے تو خوجہ یا خواجہ سرا بن کے وقائع قلعہ اور بالی کا بچہ یا لیلے ہو گئے تھے۔ اب زنانے مردانے بنے کو دست بدل گئے۔ وزیل۔ غیر مہذب۔ نٹ نامردے ناک پر انگلی رکھ وٹ کے بیوٹ کو اٹھا بھاگے۔ ان کی گرم جوشی وہ کھڑی کی حرکت میں بھی بے غل و غش برکت آ گئی۔ ان کی آگ کے شعلے بغیر بجھائے نہ بجھے اور بے ڈب دبائے نہ دبے۔ بعضوں کا زمین پر پاؤں ٹکنا ایک امر محال ہو گیا ہے۔

اڑے جاتے ہیں ہوش ان کے جو پاتی کہیں کہیں

وہ بے لچھن ہیاؤ بڑی کہ جن کا نام بھگو خان ہو گیا۔ بعضوں نے شہر چھوڑ دیا۔ اور بعضوں نے جان پر کھیل کے دیا جہان ہو دنگا۔

اسد فشان فتنہ کو مٹا دے - خود بینی جان قوم اٹھا دے
ہو دور دلوں سے زنگ کدورت - ہر شخص ہو محو بادۂ الفت

محرم کا ڈراپ سین

بھئی۔ محرم کا ایسا سوگ نہیں کہ دو تین ہی دن میں ختم ہو جائے۔ اس میں حضرت امام کا سوگ ہوتا ہے پہلی سے چہلم تک اس سوگ کی گھر گھر چہل پہل ہوتی ہے۔ اور نویں محرم کی رات اور دسویں کا دن تو سبحان اللہ کہ فقیر ہی سپاہی بن جاتے ہیں۔ وہ تو خیر ہوئی کہ امسالی محرم کے فقیروں کا تھوڑا بہت دم گھونٹے ہوئی تھی۔ ورنہ خدا جانے کیا حال ہوتا۔ بھیڑ میں کم سے کم بچوں۔ عورتوں کی حلیم۔ کچھڑے اور ست بچے کی سی گنجائی ہو جاتی۔

۹ کی شب کو ساری رات آنکھوں ہی آنکھوں میں کاٹے اور سبزا دیکھنے کے خیال سے اینجانب بھی جبر آقہر آ کفنی نما سفید کمبل اوڑھ کر دیو جامع مسجد ہو گئے۔ اور ایک پیر انے وقت کی سو سے پردے کے پیچھے بہا لے جاؤ شہر بھر کی حیادار بیگمیں بھی اینجانب کو دیکھنے کے لئے ڈولی اور رانگے تانگوں کو ہو آتا۔ ہوادار فٹنوں۔ گاڑیوں میں منہ چھپائے آ موجود ہوئیں۔ اور ہمارے دامنگیر ہو کر بکرے سے دست و گریبان ہو گئیں۔ اینجانب کا یہ حال کہ ان کی دیکھ بھال میں اپنے بگڑی ہوئے کو سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ ہزار عورتوں کے جھمگٹے اور بیبیوں کے پردے پردے پڑے رہنے کو ہوئے مگر نہ ہو سکے۔ یہ تو پردہ دار تھا تو نہیں تھیں کہ میاں میرے گھر نہیں مجھے کیا قصہ نہیں کہ گھر کے باہر نکل آئی تھیں اور خفی کھائی کبوتری کی طرح سینہ اور ہمارے اپنی گھلی پھر رہی تھیں اینجانب دانت بھینچ بھینچ کے ان کو تاکتے جاتے۔ اور کن انکھیوں سے نوحہ خوانوں کو دیکھتے رہے۔ آخر کار ہم کو دو چار شوخ سریوں نے جو خود سری سے نوحہ خوانی کرنے آئی تھیں آ لیا۔ گو ہم ان کا کوئی کہنے سننے والا تو تھا نہیں جو انہیں جھجک ہوتی۔ گلیں فرمائشیں کرنے۔ ان کی فرمائشوں سے جیسی شرمندگی کی بدحواسی نے آن دبوچا۔ کہ نادر تھے جسے

حاشا تجلت سائل بہ زمینم در کرد
بے زری گرد بمن آنچہ بہ قارون زر کرد

آن کو جائیں جہاد سے ہم نے گھر کی راہ لی حضرت جھوٹ کہیں تو اللہ کی ...

یاران ہم قالب

کرے ہے اس طرح سے بات ٹرٹر
کہ جیسیں لوگ بطخ چاٹے ہے کیچڑ

۱۳۲۷ ہجری مقدسہ و ۱۹۰۹ عیسوی کا دور دورہ ہر دوزدہ قناوری وغم سے وابستہ دل خوش وخستہ باغ دہر کا گلدستہ حصہ معنی پر کمربستہ ۳۰۰ دن ۳۱ کا زمانہ اپنے نامۂ اعمال کا آئینہ چھوڑ رخصت ۱۳۲۸ سنہ ۱۹۱۰ کو چاہے ہے چھیل چھبیلا ناگر سوتھ رسیلہ دفتر افضل الاخبار دہلی بات چیت کا دلی دروازہ ۔ ہر مضمون تازہ کا پردہ از مالک شیم کا بول بالا ۔ دشمنوں کا منہ کالا چشم بددور بلکہ کور سب کو مبارک ہو ۔ اے تو یہ مبارق جنہیں جی مبارک جلد یاران ہم قالب سالگرہ خیر سے افضل الاخبار دہلی پہنچ بیر بچ کے شروع شباب کی مسین بھیگیں ۔ گبرو جوان کا انگنا ۔ امان سال کا پہلا روز نوروز شب روز قہقہوں کا قہقہا ۔ ناظرین ! گھمن کی عمر دراز صحت عافیت ملک الملک ذو الجلال والجمال کا سایۂ عاطفت ہمیشہ ہمیشہ رہے ۔ آمین

دہلی پنچ کا سبزہ آغاز ہو ۔ بی پیاری جان کی بچے دال محب ذبیح کا گہر اللال ۔ ان کے ہمدم مشیر ۔ قوت بازوؤں کے مضامین گلزار بے خزاں ۔ نونہال دوست خوش ۔ عدو پامال ۔ ہر قسم کی کھٹ پٹے مزاش چیت پٹ سے دور بیکل کی بیکلی اکثر کو نصیب ۔ گل عباس کی ستمہائی ۔ ان نے بجائی ۔ عدو کا پیٹ دھونسا ہے ۔ تازہ مضامین میں وہ ایسا ہے بر چشم بد دور ۔ بلکہ چتر کلا چیت خان کی چیٹ نے میرٹھ والی کا گلا دبوچا ۔ العدی جی جی داد دی دالی نے فراق میں اپنا سر نوچا ۔ کالی بلی مارواڑی کی ہوس کو شاد کر کے چپ چاپ کی گپت کہانی نے دل بہلایا ۔ اشتہاری عاری آبادوالی کا دل بہایا ۔ وحشی کی وحشت سے اللہ بندی نے سر دھنا ۔ فردوس کی لٹ پٹی باجی پر فردوسی قربان ۔ خنجر میرٹھ والی حیران ۔ بیان خوش بیان جنان کلام بیوا ۔ بالکل سحر البیان ۔ منی گنگا کا استثنان ۔ اور نیو اڈان زبانی بیان کو زندہ دل نے میر رکھیر ا چنبیلی لال کے عدو کے سر پر دھرا

دھڑ سو گرا گرا ۔

ادھر آؤ دوستو ! چلتے چلاتے خاص خاص ۲۴ دسمبر کے جلسہ حضرت خطاب روشن دان کے بدلے سیاہ تیرے دن کا نام ۔ صدائے لندن سے ریل چلی ۔ رات کا وقت جنگل کا عالم ۔ پانچ سو مسافروں کا چکر ڈالا ایک آگ نے پکڑا اور سب کو کباب کیا ۔ ایک بچا جس نے یہ غم کی کتاب سنائی ۔ ایک نہ شد دو شد

پیرس میں اسی شب ایسا ہی حادثہ عجب گزرا ۔ مسٹر ... ولسٹر پر صد سے بجا ۔ پر گنگا دیا کا ۱۲ برس کا لڑکا ۔ ۱۰ برس کی لڑکی دونوں بھائی بہن نے ایک سات آٹھ برس کے لڑکے کو پھسلا کر جنگل میں لا بیچ کو دبا کر گلا گھونٹا ۔ پاؤں پر ٹوپی کے کرتے تھے جب نا ہوئے تو کاٹ کر ادھر ادھر ڈالے ۔ دونوں کو گٹھرے میں بھرا ۔ لاش کو دبایا ۔ کرتے پٹتے باہر میں لایا ۔ جس میں پکڑا ۔ مسٹر انگرز نے ڈپٹی کمشنر سے خبر دی ۔ تفصیل حسین خان صاحب سب انسپکٹر مسٹر فنگریشن نے تفتیش کی ۔ لاش برآمد کی ۔ مقدمہ کا عدالت میں چالان کیا ۔ صاحب سیشن و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سید محمد علی صاحب کے حضور میں نا بالغ اقبالی ہوئے ۔ بحث نابالغ پر تھی ۔ دونوں سپرد کئے گئے ۔

اسی ۱۹۰۹ء کے جو بڑے بھائی ۱۹۰۸ء میں ایک ۱۴ سالہ نے مجرد کو بطور بخشش قتل کیا تھا ۔ اس سال پر جا کے ایک تاجر نے شکوہ کو کوئی دم عدم کی راہ دکھائی ۔ حاکم نے پھانسی کی تجویز سنائی ۔ اہل بہلانے گو سر کے واسطے عرضی دی مگر براہ ترحم قاتل کو بخشی جائے رہائی ۔

ایک سوتیلی ماں نے دختر معصوم کو ہلاک ۔ تا کچہری نے جو جس پر ست بدخصلت سنگدلی کے سنگدلانہ کی خبر باپ کو دی ۔ جلاد نے فرصت بے رحمی سے مظلومہ کی جان لی ۔ پولیس نے اقبال کر حاضر عدالت کیا ۔

حاجیوں کا حج صحت و عافیت سے قبول بارگاہ خداوندی ہوا ۔

کمشنر کے کوتوال کی کارروائی سے بد معاشوں کا ناک میں دم ہے ۔ ایمان کا عجب رنگ ہے ۔ سردار ... سے سپاہی کو رواں ہوا ان کے مال کی چوری والی عدالت سے فریاد کرنے کے موجب گھبرایا ہوا دیوانے دام میں کسی پہلو ٹھیک نہیں ہوتا ۔

فردوس نے ایک ... کے واسطے ... دل بہلایا ۔ ... کی ... کی تدبیر پیش ہے ۔ ... کی ... نے جان ... کا ...

ایک ہندوستانی نے بھی اسکاٹ لینڈ میں ہوا کھائی۔ یورپ میں ایک ہوائی جہاز نشانہ ... دم لیا۔ جنرل ... گیا ہوا جہازی صاحب بھی ... آسانی لوگوں سے ملے گئے۔ ان کی تلاش میں بحری ... ہو رہی ہے۔ پتہ مفقود ہے۔

انجمن اسلامیہ کی خوش قسمتی ہے حضور عالی نے رونق افروزی فرما کر خوشنودی ظاہر فرمائی۔ سعید خان نے بھرہ وغیرہ میں ... ہندوستان کو کربلائے معلیٰ کے جانے کو ممانعت کا اعلان کیا۔ مگر آخر دسمبر میں اجازت ہوئی۔ تاج پوشی قیصری یکم جنوری ۱۹۱۱ء کی بسبب محرم الحرام اسلامی فرقہ کے سبب سے تبدیلی تاریخ کا اعلان ہوا۔ سب کو خوشی و شکریہ کا باعث ہوا۔ شملہ کو کئی بار لرزہ کا بخار آیا۔ ہیلی کا دمدار ستارہ آیا اور چلا بھی گیا۔ لندن میں دن کو خشکی میں ستارہ بڑے آب و تاب سے مشاہدہ ہوا۔ شہاب ثاقب نے کئی جگہ بڑی چمک دمک سے دیر تک گر کر تجلی دی۔ نیشنل کانگریس الہ آباد میں ہو کر پریسیڈنٹی کرسی پر ممبر لندن پارلیمنٹ براجمان ہوئے۔

لارڈ منٹو کے یادگاری بینا تیار ہو کر مجلسی تحریر ہوگا۔ لارڈ مارلے منسٹر ہند بھی مستعفی ہو گئے۔ اب نیا دور۔ نیا پانی ہند کی آبادانی۔ غلہ کی ارزانی میں ابھی تک ۲۰ کا لالی ہے۔ یورپ کی انجمن تانی نے کالوں کی کالی کھال سوکھائی۔ اور کچھ آئی دھما کال کے بنگال میں کلکتہ ہند کے پہلوانوں نے یورپین پہلوانوں کو چت کیا۔ پٹیالہ میں امام بخش پہلوان ... پہلوان کے بھائی نے پہلوان کالا ... کو پٹک دیا۔ ایک مشہور یورپین کرتی زور آور الہ آباد میں آیا۔ جو اور کرتبوں کے علاوہ ۲۰ من کا ایک ... کا شہتیر ... کو ہاتھ سے توڑتا ۵ ... گھوڑوں کی ... والی موٹر کو روکتا ہے۔

کوہ اٹنا میں آتش فشانی ہو رہی ہے۔ دہانہ سے شعلے بھڑکتے اور پتھر برستے معلوم ہوتے ہیں۔ چار برس کی ایک لڑکی ایکسیر ... کی ہے۔ وہ تین سال کی تھی جب سے کہہ رہی ہے کہ پہلے جنم مسلمان تھی۔ ... مر گئی تھی ... میرا گھر ہے۔ میرے گھر کے برابر گھوڑی والے کی دوکان ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس میں کوئی شیطان حلول کر گیا ہے۔

محمد احمد ... لشکر گوالیار

کھچڑی

مہربان، قدردان، صاحب کھچڑی والا لان میاں ... خان بیٹھے بیٹھے رہو۔ تسلیم کی کھچڑی۔ آداب کا چبوترا۔ کورنشات کی لائی۔ کاغذی ٹوکرے میں بھر کر لایا ہوں۔ قبول فرمائیے حضرت بادامی علوائی نہیں کہ کچھ ریوڑی بھی ملا دیتا۔ گر دیہاتی شیرینی ملا کچھ ہے۔ جو بہت مکلف نہیں ہے۔ آپ کہیں گے بہت محظوظ ہوں گے۔ کیوں جناب آج ہے کیا؟ قبلہ آج کمر کی سنکرات ہے۔ تو بھی دوستوں کے لئے بھی تو کچھ ہونا چاہیے جی ہاں ان کے لئے یہ کھچڑی نامہ تیار ہے۔

کھچڑی نامہ

ہو کے بے سرخ ہے عجب شان سے آئی کھچڑی
ساتھ سامان نہیں ہے کوئی لائی کھچڑی
اچھے چاول کی کہے آئی حقانی کھچڑی
چبوترا لائی نہیں ہے لائی نہیں لائی کھچڑی
نہیں اپنی ہے۔ یہ والد پرائی کھچڑی

رقی چاول نہیں۔ خیرات کہاں سے دیں گے
کھچڑی کی اپنوں کو سوغات کہاں سے دیں گے
کھچڑی اب کل ہوا ہاتھ کہاں سے دیں گے
بس نہیں حق مدارات کہاں سے دیں گے
ناحق اس قحط میں تشریف ہے لائی کھچڑی

کوئی سامان نہیں آج بنائیں کیونکر
ہر طرح بگڑی ہے ہم کھچڑی بنائیں کیونکر
بیچ ڈالا نہیں۔ وقت یہ کہاں نیکر
خود ہی محتاج ہیں غیروں کو کھلائیں کیونکر
تنگدستی کی ہے ہاتھوں کی ستائی کھچڑی

کوششیں کر چکے۔ سامان نہیں ہوتا ہے
کھچڑی کیا بچے اب شب ہاں نہیں ہوتا ہے
خالی ہاتھوں سے کچھ احسان نہیں آج کوئی
جن نہیں ہوتا ہے اور دان نہیں ہوتا ہے
برہمن کو نہیں جاتی ہے کھلائی کھچڑی

قحط کی سختی تو ظاہر ہے کروں کیا اظہار
کوئی مفلس کوئی محتاج کوئی ہے نادار
فرض مرا ضرر فلاکت ہر اک ہے بیمار
ایک چاول نہیں ہے کہ وہ ابلے تیار
زیادہ دیتا تھا جو ہر اک سے سوائی کھچڑی

ہر کار روزگاری اوقات بسر کرتا ہے
کوئی فاقوں میں شب عمر کی بسر کرتا ہے
مانگ کر بھیک کوئی اپنی گزر کرتا ہے
بیچ خیمہ کوئی کرسی۔ کوئی گھر کرتا ہے
ان غریبوں سے نہ جائے گی ستائی کھچڑی

مجھ پریشان ہو گا جو دروازے پر
ہو گی شرمندگی۔ کھچڑی نہ ملی ایک باہر

مسند فقیروں کو بھی ہاتے دکھاتے کیونکر گھر میں نہیں ہے نہ اسباب نہ زیور ہے نہ زر
دیکھئے رکھتی ہے کس طرح بڑائی کھچڑی

دل اگر خوش ہے تو میلان ہی غیرت باغ سرد ہے جو اُن کو گلزار ہے ایاغ
گھر میں عسرت ہے تو ملتا نہیں عشرت کا سراغ لطف ہے کہ یہاں کہلا بیٹھا جو حاصل ہو فراغ
قحط میں ہم کو تو بھاتی نہیں بھائی کھچڑی

کھچڑی کیا خاک خریدیں کہ نہیں پیسہ پائی لاو اخبار کا کہا لیتے بنا کر لائی
اس پہ کچھ ڈال دیا۔ دال نہیں جب پائی دل دیا بھی میں جو اخبار ہی کھا بن آئی
خاصوں نے عام کی خاطر یہ بنائی کھچڑی

کو ہے بن بیٹھے ہیں اکثر زر و زیور کھو کر قحط نے حال بنایا ہے یہ رسے ہو کر
گیہوں جو کھاتے تھے یاتے نہیں اب وہ جو کر میں کھچڑی کے بھی بن لعل کھلتے رو کر
ہم نے ہے رام نہیں۔ آج بھی کھائی کھچڑی

طائر جانچ ہندوں گشت نماید آں پرو بال و تنگدستی ہوئی ہر طرح نہیں ملت نوال
نیست بر جا دل من از کثرت رنج و ملال ۔ کیا عجب فارسی اردو کا جو ہے استعمال
بند آخر میں ہے عباس پکائی کھچڑی

راقمہ عباس۔ از بمبئی

ہماری اور ایک جنٹل مین کی گفتگو

ڈیر جنٹ تسلیم۔ ہمالیہ پہاڑ سے اونچی کورنش۔ بیٹھ بیچو۔ جگہ دو۔ ایچ۔ کی سواری آئی ہے۔ ارے میاں تم ہو کون جو چڑیا کے بولتے ہی نزول فرمایا۔ اجی ہم ہیں مسٹر آزاد۔ آہاہ حضرت آزاد ٹھیک ہینڈ۔ یہ آپ کا بے وقت نزول ہونا کس مصلحت سے ہے۔ کیا کوئی تار برقی کی خبر ہے۔ اجی جناب تار برقی سے بھی زیادہ۔ آج ایک ذیجناب ایک جنٹل مین کا کچا چٹھا۔ جو انہوں نے بیان کیا پیش کرتے ہیں۔ کہ جو ایک بلا رضامندی کی شادی ہونے کا توڑ ہے۔

جنٹلمین۔ مسٹر آزاد۔ سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ اور دودھ میں سے مکھی کی طرح سے نکالے گئے۔

ہم۔ اجی حضرت معاملہ کیا ہے کیا کسی بازاری عورت کے ہاں سے نکالے گئے۔

جنٹلمین۔ بازاری عورتوں کے ہاں سے تو ہم چند مرتبہ نکالے گئے ہیں۔ کہ جس کا ہم کو مطلق خیال نہیں۔ کیونکہ بے حیائی میں ہمارا نمبر اول ہے۔ لیکن یہ راز ایسا ہے کہ جس کو ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کہ ہماری برسوں کی امید ان پر پانی پھر گیا۔ چونکہ آپ ہمارے دلی دوست ہیں اس لئے ہم ظاہر کرتے ہیں۔ سنئے

ایک عرصہ تک سے ہم شادی کی امید میں رہے جب خدا خدا کر کے وہ دن نصیب ہوا تو دولہن صاحبہ نے وہ بیلا مرغی کا ہر کا دکھلایا۔ کہ شاید دایہ بیچنے ابدولت کی صورت سے نفرت۔ وہ پٹھن ہی ہنسیں اپنی ماں جو نے بیٹی کا راستہ بتایا۔ رخصت ہونے کے وقت جب ذیجناب نے اجازت مانگی۔ تو کس بے رخی سے جواب دیا کہ کالا منہ کرو۔ ابدولت نیا سامونہہ لے کر چپت ہوئے آپ خیال کر سکتے ہیں۔ کہ اس ظلم کی بھی کوئی حد ہے اب ذیجناب اس تشویش میں ہیں کہ یہ معاملہ کیا ہے!

ہم۔ اجی حضرت آپ کی تشویش فضول ہے۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ بی صاحبہ کی بلا رضامندی یہ شادی ہوئی ہے۔ کسی ذات شریف کا دست شفقت پھر گیا ہوگا۔

جنٹلمین۔ آپ نے ٹھیک فرمایا۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ لیکن میں بھی تو ایک فیشن ایبل جنٹل مین ہوں۔

ہم۔ ارے میاں یہ کیا فیشن اور خوبصورتی پہ منحصر نہیں ہے۔ دل ہی تو ہے جس طرف راغب گیا ہو گیا۔ پھیلنا نہیں کرتے

اچھی صورت پہ کچھ نہیں موقوف ✻ دل کے آنے کے ڈھنگ اور ہی ہیں

جنٹلمین۔ اچھا تو اس کے متعلق آپ ہی کوئی تجویز بتلائیے۔ کہ کیا کیا جاوے۔ کیونکہ ذیجناب دوسری مرتبہ پھر گئے۔ اگر بی صاحبہ کر دیا نام منشی ہی بخار چڑھ آئیگا

ہم۔ حضرت انشاء اللہ اس کے متعلق کوئی تجویز سوچی جائے گی۔ آج آپ کی سرگذشت سن کر ہم کو بھی بہت افسوس ہوا۔ خداوند کریم آپ کی حالت پر رحم کرے۔ لیکن یہ بلا رضامندی کی شادی کے نتائج ہیں۔

راقمہ۔ آزاد۔ شکوہ آبادی

غزل

عشق میں اس بیکسی میں نام ور رسوا ہو گیا کیوں ہوا کیسے ہوا کیونکر خدایا کیا ہوا
اک ستمگر سے مجھے عشق پیدا ہو گیا چھیلنے لگا انتظار سے دل روگ سا ہو گیا
عکس ہندی کی سی تصویر یار کی جا اس نے بار بار بندہ کا اس پر مجھ کو دیوانہ ہو گیا
کیا کیا لعنت ہو مجھ پر اے دل ناداں بتا مجھ کو اپنے تو اللہ دشمن ہو گیا
جا کے میکدے میں کو میکدوں کی مے قریب میں نے جب اس سے اٹھا ہے نکالا ہو گیا